سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی

دینی مدارس علوم نبوت اور نفاذ شریعت کی ایک تحریک

نحمدہ ونصلی علی رسولہ النبی الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قال اللہ عزوجل یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتو العلم درجات صدق اللہ العظیم

معزز علماء کرام' طلباء عظام اور گرانقدر سامعین! پہلی بار بنگلہ دیش میں حاضری کا موقع ملا' میں نہ تو مقرر ہوں اور نہ واعظ و خطیب صرف خریداران یوسف کی طرح ثواب کے حصول کی نیت سے شامل ہوا ہوں منتظمین اجتماع کا حکم ہوا تو چند جملے کہنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا ہوں۔ معزز حضرات دار العلوم ہاٹ ہزاری کی صد سالہ تقریب دستار بندی کے اس عظیم وروح پرور اجتماع کے موقع پر اولیاء اللہ علماء طلباء اور دینی جذبہ و درد رکھنے والے مسلمانوں کا اتنا بڑا اجتماع دیکھ کر بے حد متاثر ہوا ہوں' صرف یہی نہیں بلکہ کل عصر سے عشاء تک ہاٹ ہزاری کے قرب وجوار میں صرف چار مدارس دینیہ کی زیارت کا جب موقع ملا۔ اور وہاں ان مدارس کی ظاہری اور معنوی ترقی دیکھ لی تو یقین کامل ہوا کہ امریکہ اور مغربی استعماری قوتیں اسلام اور ملت اسلامیہ کے بیخ کنی کی لاکھ کوشش کریں انشاء اللہ جب تک دین کی یہ چھاؤنیاں موجود ہیں لادینی قوتوں کی آرزوئیں خاک میں ملتی رہیں گی اور مذہب اسلام مزید پھلتا پھولتا رہے گا۔

سامعین کرام! آپ کو معلوم ہے کہ آج مغرب اور اسلام دشمن طاقتیں ان مدارس دینیہ سے جس قدر خائف ہیں اور اسے جتنا اپنا دشمن نمبر ون سمجھ رہی ہیں اتنا خطرہ ان کو کسی تحریک اور قوت سے نہیں' ان کو معلوم ہے کہ ان کی لادینی یلغار اور استعماری عزائم کے تکمیل کی راہ میں یہی بوریا نشین اور قال اللہ تعالیٰ وقال الرسول پڑھنے والے حائل ہیں۔ اسی دین دشمنی کی بناء پر وہ ان اداروں کو بدنام اور ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں مگر ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ آپ اور ہم سب کی مادر علمی اور چشمہ فیض دار العلوم دیوبند جس کی ابتداء ایک استاذ اور ایک شاگرد سے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر ہوئی۔ ایک ناتواں وضعیف پودے کی حیثیت سے ابھر کر ایک بڑے سایہ دار اور پھلدار درخت کی طرح اس کے انوار و برکات نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ پورے خطہ ارضی پر پھیل گئے۔ سیاسی میدان میں بھی دشمن کو شکست دے کر برصغیر کو ان کے ناپاک قدموں سے پاک کر دیا۔ روحانی محاذ پر بڑے بڑے مصلح پیدا کئے۔ ایسے مدبر' محقق' مدرس' مصنف اور مجاہد پیدا فرمائے کہ دنیا ان کو دیکھ کر مبہوت رہ گئی۔ غرض زندگی کا کوئی ایسا

شعبہ نہ رہا جس میں دیوبند کے روحانی فرزندوں نے اپنے قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا نہ منوایا ہو۔

آپ اور ہم آج جس مقام میں جمع ہیں لاکھوں فرزندان توحید کا یہ اجتماع ہو رہا ہے بنگلہ دیش کا یہ عظیم مدرسہ معین الاسلام جو قائم و دائم ہے۔ ۹۵ سال سے ہزاروں فیض یافتگان اس سے فارغ ہو کر اطراف عالم میں دین کی شعاعیں پھیلا رہے ہیں یہ اسی دارالعلوم دیوبند کا بالواسطہ فیض ہے صرف یہی نہیں بلکہ دیوبند کے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں روحانی ابناء نے اپنے مرکز علمی سے فیض یافتہ ہو کر اشاعت دین کے لئے بڑے بڑے مراکز نہ صرف بنگلہ دیش، انڈیا اور پاکستان میں قائم کئے بلکہ امریکہ، افریقہ اور کمیونسٹ ممالک کے اہم ترین مقامات میں اپنے مورچے قائم کردیئے ہیں، آج جس نسبت سے بندہ حقیر آپ کے سامنے مخاطب ہے وہ دارالعلوم دیوبند کے ایک علمی و روحانی فرزند شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ سے نسبی رشتہ ہے کہ وہ میرے والد گرامی تھے۔ دارالعلوم دیوبند سے فیض حاصل کیا شیخ الاسلام و امام المحدثین حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ کے علوم و فیوض کے وارث اور تلمیذ خاص رہے۔ روحانی فیض بھی ان سے حاصل کیا ہے۔ آپ میں سے بے شمار اکابر علماء ان کے نام سے شناسا ہیں۔ دیوبند سے فراغت کے بعد کئی سال اپنے پیر و مرشد حضرت مدنیؒ کے حکم پر تدریس کا فریضہ بھی اپنے مادر علمی دارالعلوم دیوبند ہی میں سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے موقع پر اتفاقاً چھٹیاں ہونے کی وجہ سے گھر اکوڑہ خٹک آکر واپس ہندوستان نہ جاسکے، اپنے مرشد و مہربان حضرت مدنیؒ کے مشورہ پر اکوڑہ خٹک میں ایک دینی ادارہ کی داغ بیل دارالعلوم حقانیہ کے نام سے ڈال دی۔ یہ درحقیقت دارالعلوم دیوبند ہی کا لگایا ہوا چھوٹا سا پودا تھا جو کہ بحمداللہ بڑھ کر تناور ہو چکا ہے کہ اب تک دس پندرہ ہزار فضلاء دنیا کے گوشے گوشے میں اصلاح امت اور باطل کی سرکوبی میں شبانہ روز مصروف عمل ہیں آپ دینی جذبہ و درد رکھنے والے مسلمان ہیں جہاد افغانستان کی تفصیلات سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ افغانستان کے غیور اور بہادر علماء مسلمانوں نے دنیا کی اصطلاح میں سپر طاقت کہلوانے والے روس کو پاش پاش کردیا، اس خالص دینی جذبہ سے سرشار عظیم جہاد کے مجاہدین کے جرنیل و کمانڈروں میں اکثر و بیشتر دارالعلوم دیوبند کے علمی و روحانی شاخ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء و تربیت یافتہ علماء کی تھی، یہی وجہ تھی کہ اسوقت کے سویت یونین نے جن اداروں، تنظیموں اور ملکوں کو اپنے دشمنوں کی فہرست میں شمار کرکے ان سے انتقام لینے کی ٹھانی لی تھی۔ ان میں دارالعلوم حقانیہ کے گرد بھی سرخ نشان Redline خصوصی طور پر کھینچ دی کہ مسلمانوں کی اس یلغار کی تربیت گاہوں میں یہ ادارہ سرفہرست ہے، بہرحال تقدیر الٰہی کے سامنے انسانی تدابیر کی کیا حیثیت ہے اللہ جل جلالہ نے شاہ ولی اللہ کے قافلہ حریت کے ان بظاہر بے یار و مددگار فقراء و مساکین طلباء و علماء کی لاج رکھ کر فتح سے ہمکنار فرمایا۔

آج پاکستان میں قائم دارالعلوم حقانیہ، جامعہ اشرفیہ لاہور، دارالعلوم کراچی جامعۃ العلوم علامہ بنوری ٹاؤن کراچی جیسے بڑے بڑے دینی ادارے دارالعلوم دیوبند کے اکابرین اور بزرگوں کے مشن کو بلند کرکے الحاد اور زندقہ

کے تحریکوں کے سامنے سد سکندری کا کام دے رہے ہیں۔

قابل صد احترام علمائے کرام آج آپ کو بزرگوں کے ہاتھوں جو دستارِ فضیلت پہنائی جارہی ہے یہ آپ پر اللہ کا عظیم احسان ہے ارشادِ باری کا مفہوم ہے کہ جن لوگوں کو علوم قرآنیہ ونبویہ کا حامل ومبلغ بنا کر اشاعت دین کے لئے منتخب کیا جائے ذات باری تعالیٰ ان حاملین علوم نبوت کے اخروی و دنیوی درجات کو بلند فرماتے ہیں' کتنا بڑا اعزاز ہے اس کی وجہ خود سید الکونین صلعم نے ارشاد فرمادیا کہ العلماء ورثۃ الانبیاء اس مادہ پرستی اور جاہ طلبی کے دور میں کوئی مال وزر جمع کر کے قارون وھامان کا ولدث بننا چاہتا ہے اور بعض سادہ لوح اور آخرت سے غافل لوگ بڑے سے بڑے دنیوی منصب واقتدار کے خواہشمند بن کر فرعون وکلنٹن اور بلسن کے جانشین بننا چاہتے ہیں۔ جن کی نہ دنیا میں اللہ کے ہاں کوئی قدرو قیمت اور نہ آخرت میں فوز وفلاح ۔ بلکہ دنیا کی چند روزہ فانی اقتدار کے زوال سے یہاں بھی ذلت اور مرنے کے بعد بھی رسوائی اور عذاب ہی عذاب ہے۔

اور آپ وارث نبی بن کر دنیا میں بھی اعزاز واکرام کے مستحق قرار پائے اور آخرت بھی اپنی سنوار دی۔

ایک سچے اور حقیقی طالب وعالم کے لئے سمندروں کی تہہ میں جانور اور فضا میں اڑنے والے پرند بھی دعوات خیر دیتے ہیں' اور دستار پہنانے کی جو پروقار تقریب آج ہورہی ہے صرف اسی پر اکتفا نہ ہوگا بلکہ اس سے بڑھ کر عظیم اعزاز واکرام کا معاملہ روز محشر میں ہوگا کہ اولین وآخرین کی موجودگی میں ایسے تاج وخلعت فاخرہ سے نوازا جائے گا کہ جس کے ایک ایک موتی کی چمک دمک کے سامنے سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ جائے گی' اس اتنے بڑے اعزاز کی صرف یہی وجہ ہے کہ عالم وفاضل نے اپنی زندگی اور وسائل حضورؐ کے وارث بننے کے لئے وقف کردیئے اس مقصد کے حصول کے لئے اس راہ میں حائل تمام نفسانی خواہشات اور شیطانی ترغیبات کو مسترد کر کے ہر قسم کے مصائب کا بے جگری سے مقابلہ کیا قربان جایئے اس غیور ذات سے جس نے اس کے بدلے اپنے محبوب صلعم کی میراث حاصل کرنے والوں کو دونوں جہانوں میں سربلندی اور اکرام سے نوازا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

بنگلہ دیش اور دار العلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاری کے معزز طلبائے کرام حضور اکرم ﷺ کی میراث یہی ہے جو آپ لوگو یہاں بے سروسامانی کی حالت میں بیٹھ کر حاصل کررہے ہیں' اللہ کے ہاں یوں آپ کا خاص مقام ہے کیونکہ آپ ذات باری تعالیٰ کے محبوب اور آخری نبیؐ کی وراثت کے طلبگار ہیں' ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہؓ مدینہ کے بازار میں جا کر لوگوں کو آوازیں دینے لگے کہ آپ لوگ یہاں خرید وفروخت میں منہمک ہیں اور مسجد نبوی میں حضورؐ کی میراث تقسیم ہورہی ہے' جس سے آپ محروم رہ جائیں گے' عاشقان رسول یہ سن کر مسجد کی طرف دوڑے۔ ہر کوئی دل وجان سے حضورؐ کا فدائی اور عاشق تھا ہر ایک کی خواہش تھی کہ آپ کی میراث کا چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑا بطور تبرک مل جائے' مسجد میں پہنچ کر دیکھا کہ صحابہ یعنی طلباء قال اللہ اور قال الرسول کا ورد کررہے ہیں۔ جس چیز کو وہ میراث سمجھ کر مسجد میں آئے نہ

پا کر واپس جانے لگے راستے میں حضرت ابو ہریرہؓ سے آمنا سامنا ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کے کہنے پر کہ مسجد میں حضورؐ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے کاروبار چھوڑ کر چلے مگر وہاں تو درس وتدریس کا سلسلہ تھا' میراث تو نظر نہ آئی آپ نے فرمایاان الانبیاء لم یورثوا دینار اولادرھما انبیاء کی چھوڑی ہوئی میراث روپے ٹکے پیسے نہیں ہوتے بلکہ انکی میراث علوم الٰہیہ ہوتے ہیں جن کے وارث وہ لوگ ہیں جو حصول کے لئے ہر قسم کے دنیاوی مشاغل ترک کر کے خالصۃ لوجہ اللہ اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

علماء وطلباء کا وجود صرف ان کے ذات کے لئے نفع کا ذریعہ نہیں ہوتا بلکہ ان کی وجہ سے پورا علاقہ اور خطہ پر اللہ کے رحمتوں کا درود ونزول ہوتا ہے۔ پورے عالم کی آبادی و بربادی کا دارومدار بھی انہی کے وجود سے ہے۔ آپ کا ارشاد ہے موت العالم موت العالم' انسان کا مقصد تخلیق ہی اللہ کی معرفت اور احکامات کی بجا آوری ہے۔ اسی مقصد کا بتلانے الا وارث بنی عالم جب نہ رہا تو سوائے گمراہی' قتل وقتال اور فسق وفجور کے کچھ نہیں رہے گا۔ روئے زمین پر ہر طرف برائی ہی برائی' اشرار الناس کا راج ہوگا اور قیامت انہی لوگوں پر قائم ہوگی' امام بخاریؒ نے درس وتدریس کا سلسلہ قائم رکھنے پر زور دینے کے لئے مستقل باب باندھ کر تلقین کی کہ اگر بقائے عالم کے لئے خواہاں ہو تو علوم نبوی کی ترویج کے مدارس ومحافل کو قائم رکھو ورنہ یہ سلسلہ منقطع ہونے پر سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ فتنوں وعلامات قیامت کے ضمن میں حضورؐ کا یہ ارشاد کہ ویرفع العلم بھی ہمیں دعوت فکر دیتا ہے۔ علماء دو توجیہات میں سے ایک یہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت سے پہلے علم اٹھ جائے گا علم دین کے حصول کا شوق ختم ہو کر علم کی وقعت لوگوں کے قلوب سے ختم ہو جائے گی اور دوسری توجیہ یہ بیان کی گئی کہ علماء دنیا سے اٹھ جائیں گے اور وارثین انبیاء اور حاملین علوم نبوت کا اٹھ جانا اس پوری کائنات کے فنا کا سبب بن جائے گا۔ بنگلہ دیش کے دین کے نام پر مر مٹنے والے مسلمانو! اگر بقائے عالم چاہتے ہو تو نہ صرف ان دینی مدارس کی سرپرستی اور تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو بلکہ اپنے بچوں اور زیر کفالت افراد کو بھی ان اداروں میں تربیت اور علوم نبویہ کے حصول کے لئے وقف کر دو۔ دینی مدارس کی سرپرستی اور تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو بلکہ اپنے بچوں اور زیر کفالت افراد کو بھی ان اداروں میں تربیت اور علوم نبویہ کے حصول کے لئے وقف کر دو۔

امریکہ اور لادینی قوتوں کے اسلام کے خلاف ناپاک عزائم سے آپ سے زیادہ کون واقف ہو سکتا ہے بنگلہ دیش کے اسلام کے جذبہ سے سرشار مسلمانوں نے لادینی قوتوں کا جس بے جگری سے ہر موقع پر مقابلہ کیا وہ مسلمانوں کی تاریخ کے ایک سنہرے باب کی حیثیت سے قائم ودائم رہے گا' سوویت یونین خاتمہ کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی اسلام کو اپنا دشمن نمبرون سمجھ کر اس کو نقصان پہنچانے اور بدنام کرنے کے لئے اپنے تمام لاؤ ولشکر سمیت میدان میں اتر چکے ہیں مسلمانوں پر بنیاد پرستی کا لیبل لگا کر انہی کو دنیا میں تمام برائیوں کی جڑ قرار دے رہے ہیں۔

آج امریکہ اور اس کے نمک خواروں کو کسی تحریک' مذہب اور کیمیاوی بم سے اتنا خوف نہیں جتنا اسلام کے

متوالوں اور دارالعلوم ہاٹ ہزاری جیسے اداروں سے تربیت حاصل کرنے والے للہی اور گویا امام مہدی کی فوج سے ہے' ان دینی مدارس سے فارغ ہونے والے ایک ایک فاضل کو امریکہ اپنے لئے ایٹم بم سے زیادہ نقصان دہ سمجھتا ہے۔ اسے یقین ہے کہ اس کے سامراجی عزائم کے تکمیل کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی دینی مدارس کے بوریہ نشین علماء ہیں جن کو نہ جھکایا جاسکتا ہے اور نہ خریدا جاسکتا ہے۔

اسلئے ان اداروں اور فارغ ہونے والوں پر دہشت گردی جیسے الزامات لگا کر ان کے مقدس مشن کو غلط انداز میں پیش کر رہا ہے۔ پوری دنیا میں انشاء اللہ اسلام کے احیاء کا دور آرہا ہے۔ آپ نے اپنی تحریک کو پھیلانے اور کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے ان تمام بے بنیاد الزامات سے بے نیاز ہو کر قائدانہ کردار ادا کرنا ہے' اور دنیا پر یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلام لُوٹ مار' قتل و غارت گردی اور دہشت خوف کا مذہب نہیں بلکہ صلح اور امن کا داعی و علمبردار مذہب ہے ۔میں اس پاکستان کی عظیم دینی ادارہ جامعہ حقانیہ اور اپنے ملک کے علماء و مسلمانوں کی طرف سے دارالعلوم معین الاسلام کے اٹھارہ ہزار فضلاء کو دستار فضیلت عطا ہونے پر مبارکباد پیش کر کے اس ادارہ کے مہتمم صاحب اور تمام منتظمین کو اس عظیم دینی اجتماع کے انعقاد پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ اس گلشن علوم نبویہ کو مزید ترقیات سے ہمکنار فرمادیں۔

موتمر المصنفین کی نئی پیشکش

خطبات حق

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

اصلاحی' علمی و دعوتی اور تعلیمی خطبات و تقاریر کے نہایت عالمانہ مجموعہ علم و عمل' عروج زوال دین اور شریعت کے ہر پہلو پر حاوی ارشادات

مرتبہ : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

صفحات ۴۵۰ قیمت :۔/۱۵۰